السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے دو چھوٹے بھائی معہد العالی مرید کے میں زیر تعلیم ہیں اور قرآن و حدیث کا علم حاصل کر رہے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ مدارس میں بچوں کی تعلیم پر جو پیسہ خرچ ہوتا ہے وہ زکوۃ و صدقات کا مال ہوتا ہے۔ میرے ذہن میں شروع سے یہ خلش موجود ہے کہ ہر خاص و عام کا وہاں اپنے بچوں کو پڑھانا جائز نہیں، بلکہ انہیں اپنے وسائل سے ان کی تعلیم کا بندوبست کرنا چاہیے۔ وہاں صرف نادار اور غریب لوگوں کے بچوں کا حق ہے۔ ہماری ماہانہ اوسطاً آمدن کم و بیش 5000/ روپے ہے اور ہماری فیملی بمعہ دو زیر تعلیم بچوں کے 9 افراد پر مشتمل ہے، جس میں ایک چھوٹا بچہ شامل ہے۔ اور باقی سب مکمل افراد ہیں۔ براہِ کرم قرآن و سنت کی روشنی ڈال کر اپنا مفید مشورہ دیں کہ اس بارے میں کیا خیال ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ و زکوٰۃ کے مصرف ہیں آٹھ۔ سورۂ توبہ کی آیت نمبر ہے ساٹھ۔ اگر آپ ان مصارف ثمانیہ سے کسی مصرف کا مصداق ہیں تو آپ کے لیے صدقہ و زکوٰۃ حلال اور طیب ورنہ آپ صدقہ و زکوٰۃ کا مصرف نہیں۔ اس لیے صدقہ و زکوٰۃ اس صورت میں آپ کے لیے درست نہیں۔ ۴ ۸ ۱۴۲۱ھ

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02 ص411

محدث فتویٰ